سپریم کورٹ رپورٹس (1998) SUPP. 3 ایس سی آر

ویجناتھ اور دیگران

بنام

گورما اور دیگر

18 نومبر 1998

[سجا تاوی ۔منوہر اور جی ۔ بی ۔ پٹنا ئک ،جسٹسز]

ہندو خواتین کا جائیداد کا حق قانون، 1937 - دفعہ 1(3) - حیدر آباد (مرکزی ایکٹ کا اطلاق) ایکٹ، 1952 - دفعہ 3 - شیڈول - ضمیمہ 'اے'، 'بی'، 'سی'، 'ڈی' اور 'ایف'۔

حیدر آباد ہندو خواتین کا جائیداد کا حق (زرعی اراضی تک توسیع) ایکٹ، :1954 دفعہ 2۔

آئین ہند، 1950 : ساتواں شیڈول - متفق فہرست - اندراج 5 - دائرہ کار - اندراج 5 سے زرعی اراضیوں کو خارج نہیں کیا جائے گا۔

ہندو قانون - ریاست حیدر آباد - مشترکہ خاندانی جائیداد تقسیم ۔ بیوہ - مشترکہ خاندان کی زرعی زمینوں میں حصہ دیا گیا - یہ دلیل کہ ہندو خواتین کے جائیداد کے حق کے قانون کے تحت، جیسا کہ سابقہ ریاست حیدر آباد میں لاگو ہوتا تھا، بیوہ مشترکہ خاندان کی زرعی زمینوں میں حصہ کی حقدار نہیں تھی کیونکہ زرعی اراضیوں کو ہندو خواتین کے جائیداد کے حق قانون کی دفعات سے خارج کر دیا گیا ہے ۔ 1937ء - عدالت عالیہ کی جانب سے سپریم کورٹ میں اپیل مسترد کی گئی - ریاست حیدر آباد کی مقننہ ایک ایسا قانون بنانے کی مجاز تھی جو زرعی زمین سمیت مشترکہ خاندانی جائیداد سے متعلق غیر قانونی اور جانشینی سے متعلق ہو - ریاست حیدر آباد میں نافذ کردہ

ہندو خواتین کے حق ملکیت ایکٹ، 1937 کی زبان اصل ایکٹ کی طرح عام ہے-' جائیداد' اور 'مشترکہ خاندانی جائیداد میں دلچسپی' کے الفاظ وسیع ہیں۔ زرعی زمینوں کا احاطہ کرنے کے لئے بھی کافی ہے-لہذا، ریاست حیدرآباد کے ذریعہ نافذ کردہ ہندو خواتین کے جائیداد کے حق قانون، 1937 کی تشریح پر، یہ قانون زرعی زمینوں کا احاطہ کرتا ہے- ہندو خواتین کا جائیداد کا حق قانون ایک اصلاحی ایکٹ ہے جس کا مقصد 1937 کے ایکٹ کے نفاذ سے پہلے ہندو قانون کے تحت وراثت کے بارے میں بیوہ کی مشکلات کو کم کرنا ہے :اور اس کی ایک فائدہ مند تشریح ملنی چاہئے-موجودہ تناظر میں فائدہ مند تشریح واضح طور پر لفظ 'جائیداد' کے تحت زرعی زمینوں کا احاطہ کرے گی۔

حیدرآباد ہندو خواتین کا جائیداد کا حق (زرعی زمینوں تک توسیع) ایکٹ، 1954 کے نفاذ سے پہلے، 1952 میں نافذ کیا گیا ہندو خواتین کا جائیداد کا حق قانون زرعی زمین پر لاگو نہیں ہوگا، عدالت عالیہ نے صحیح طور پر منفی قرار دیا ہے-اس کے بعد کے ایکٹ کو اس طرح سے پہلے کے قانون کی دفعات کی تشریح کرنے کے لئے استعمال نہیں کیا جا سکتا ہے۔

ہندو خواتین کا جائیداد کا حق ایکٹ 1937، اے آئی آر (1941) فیڈرل کورٹ 72 نے ناقابل اطلاق قرار دیا۔

الفاظ اور جملے

جائیداد کے معنی

دیوانی اپیلیٹ کا دائرہ اختیار : دیوانی اپیل نمبر 4379 آف 1996۔

1985 کے ایس اے نمبر 266 میں بمبئی عدالت عالیہ کے 8.9.93 کے فیصلے اور حکم سے۔

اپیل کنندہ گان کے لئے ایس۔ وی۔ دیش پانڈے، پرامت سکسینہ، سوہاس اور انا کیٹو ویرگاس شامل ہیں۔

جواب دہندگان کے لئے راکیش کے شرما کے لئے سی۔ جی۔ سولشے۔

عدالت کا درج ذیل فیصلہ سنایا گیا:

مدعا علیہ نمبر 2 کو متوفی مدعا علیہ نمبر 1 کے قانونی نمائندے کے طور پر ریکارڈ پر لانے کی درخواست منظور کی جاتی ہے۔

پہلا جواب دہندہ رام شیٹی نامی شخص کی بیوہ تھی جس کا جولائی 1954 میں انتقال ہو گیا تھا۔ دوسرا جواب دہندہ اس کی بیٹی ہے۔ رام شیٹی اور ان کے بھائی ویرپا نے اپنی زندگی کے دوران ایک مشترکہ فیملی تشکیل دی، جس کے پاس دیگر چیزوں کے ساتھ ساتھ زرعی زمین بھی تھی۔ موجودہ اپیل گزار ویرپا کی بیوہ، بیٹے اور بیٹیاں ہیں۔

مشترکہ خاندان کی جائیداد کی تقسیم کے بارے میں جس کا حکم باقاعدہ مقدمہ نمبر 88/78 کے تحت تقسیم اور قبضے کے لئے جاری کارروائی میں دیا گیا تھا، رام شیٹی کی بیوہ کے طور پر پہلے مدعا علیہ کو مشترکہ خاندان کی زرعی زمینوں میں حصہ دیا گیا ہے۔ اپیل کنندہ گان نے دلیل دی کہ ہندو خواتین کا جائیداد کا حق قانون کے تحت، جیسا کہ سابق ریاست حیدرآباد میں لاگو کیا گیا تھا، پہلا جواب دہندہ متوفی رام شیٹی کی بیوہ ہونے کی وجہ سے مشترکہ خاندان کی زرعی زمینوں میں حصہ کا حقدار نہیں تھا۔ زرعی زمینوں کو ہندو خواتین کے جائیداد کے حق قانون، 1937 کی دفعات سے باہر رکھا گیا ہے۔ عدالت عالیہ نے اس دلیل کو منفی قرار دیا ہے۔ لہٰذا موجودہ اپیل ویرپا کے وارثوں کی طرف سے دائر کی گئی ہے۔

جولائی 1954 میں رام شیٹی کی موت کی تاریخ کو یہ زمین سابقہ ریاست حیدرآباد میں واقع تھی۔ حیدرآباد (سینٹرل ایکٹ کا اطلاق) ایکٹ، 1952 کے تحت، جسے 22 جولائی، 1953 کو صدر جمہوریہ کی منظوری ملی، ہندو اور مسلم قوانین کو متاثر کرنے والے کچھ مرکزی ایکٹ ریاست حیدرآباد میں لاگو کیے گئے۔ ریاست حیدرآباد پر لاگو ہونے والے قوانین میں سے ایک ہندو خواتین کا جائیداد کا حق قانون، 1937 تھا۔

حیدرآباد (مرکزی ایکٹ کا اطلاق) ایکٹ، 1952 کی اسکیم 3، جسے بعد میں حیدرآباد ایکٹ 1952 کہا جاتا ہے، میں کہا گیا ہے کہ اس میں بیان کردہ ایکٹ مقررہ دن سے پورے ریاست حیدرآباد میں نافذ العمل ہوں گے اور شیڈول میں درج ترمیم کے ساتھ اس کے مطابق مذکورہ ریاست میں بالترتیب مذکورہ تاریخ سے نافذ العمل ہوں گے۔ فہرست میں 'اے'، 'بی'، 'سی'، 'ڈی' اور 'ایف' شامل ہیں۔ مذکورہ ایکٹ کے شیڈول میں ہندو خواتین کے جائیداد کے حق کے قانون، 1937 میں ترمیم کا تعین کیا گیا ہے۔ ترمیم صرف یہ ہے کہ دفعہ 1 کی ذیلی دفعہ (2) کے لئے مندرجہ ذیل ذیلی دفعہ کی جگہ لی جائے گی" یہ پوری ریاست حیدرآباد تک پھیلی ہوئی ہے۔ مذکورہ حیدرآباد ایکٹ 1952 کا ضمیمہ سی ہندو خواتین کے حقوق برائے جائیداد ایکٹ، 1937 کے متن کو بیان کرتا ہے جس میں مذکورہ شیڈول کے ذریعہ ترمیم کی گئی ہے اور ریاست حیدرآباد میں لاگو ہوتا ہے۔ مذکورہ بالا دفعہ 1 کی ذیلی دفعہ (2) میں ترمیم کے ساتھ ایکٹ کا پورا متن وہی رہتا ہے۔ مذکورہ ہندو خواتین کا جائیداد کا حق قانون 1937 کی ذیلی دفعہ (3) کے تحت جب دیا بھاگا اسکول آف ہندو لاء یا روایتی قانون کے علاوہ کسی اور اسکول کے زیر انتظام کوئی ہندو اپنی موت کے وقت ہندو جوائنٹ فیملی پراپرٹی میں دلچسپی رکھتے ہوئے فوت ہو جاتا ہے تو اس کی بیوہ کو اس جائیداد میں وہی مفاد حاصل ہوگا جو اس کے پاس تھا۔ ذیلی دفعہ (3) کے تابع ہے۔ ذیلی دفعہ (3) کے تحت ہندو بیوہ پر سود کی منتقلی محدود سود ہوگی جسے ہندو ویمن اسٹیٹ کہا جاتا ہے۔ ہندو خواتین کے حقوق برائے جائیداد ایکٹ، 1937 کے تحت جائیداد کی کوئی تعریف نہیں ہے۔ لہٰذا جائیداد کی اصطلاح کو اس کے عام معنی دینے ہوں گے جس میں زرعی زمین بھی شامل ہوگی۔

تاہم اپیل کنندہ ہندو ویمن رائٹ ٹو پراپرٹی ایکٹ (1937) اے آئی آر 1941 فیڈرل کورٹ کے صفحہ 72 میں وفاقی عدالت کے فیصلے پر بھروسہ کرتے ہیں جس کے تحت مرکزی مقننہ کے ذریعہ نافذ کردہ مذکورہ اصل ایکٹ کے جواز پر وفاقی عدالت نے غور کیا تھا۔ 1937 میں ہندو خواتین کے حق ملکیت ایکٹ کو نافذ کرنے کے لئے مرکزی مقننہ کی قانون سازی کی اہلیت کے سوال کا جائزہ لیتے ہوئے وفاقی عدالت نے گورنمنٹ آف انڈیا ایکٹ، 1935 کے تحت قانون سازی کے اندراج کا جائزہ لیا۔ اس میں کہا گیا ہے کہ فہرست دوم کی اندراج 21 کے تحت، جس کا اطلاق صوبائی اسمبلیوں پر ہوتا ہے، زرعی زمین کی منتقلی سے متعلق قوانین صرف صوبائی مقننہ کے ذریعے نافذ کیے جاسکتے ہیں۔ اس نے یہ بھی نوٹ کیا کہ فہرست سوم میں، یعنی متفق فہرست میں، اندراج 7 "وصیت، جانچ پڑتال اور جانشینی کی بچت تھی اور زرعی زمین کو چھوڑ کر"۔ وفاقی

عدالت نے کہا کہ اگرچہ اس قانون کا مقصد عام طور پر کسی ہندو مرتے ہوئے ریاست کی' جائیداد' یا' علیحدہ جائیداد' یا مشترکہ خاندانی جائیداد میں اس کی دلچسپی سے نمٹنا ہے، لیکن یہ زرعی زمین اور دیگر جائیداد کے درمیان فرق نہیں کرتا ہے اور، لہذا، مؤخر الذکر کے لحاظ سے محدود نہیں ہے. تاہم، اس طرح کے قانون کو نافذ کرنے کے لئے مرکزی مقننہ کی اہلیت کو دیکھتے ہوئے لفظ' جائیداد' کو مناسب طور پر سمجھنا ہوگا" جب محدود اور محدود اختیارات کے ساتھ مقننہ اس طرح کے وسیع اور عام درآمد کے الفاظ کا استعمال کرتی ہے، تو یقینی طور پر یہ مفروضہ ہونا چاہئے کہ وہ اسے اس قسم کی جائیداد کے حوالے سے استعمال کر رہی ہے جس کے بارے میں وہ قانون سازی کرنے کا مجاز ہے اور کسی اور کو نہیں۔ لہٰذا وفاقی عدالت نے ہندو ویمن رائٹس ٹو پراپرٹی ایکٹ 1937 کے اطلاق کو محدود کرتے ہوئے زرعی زمینوں کو اس کے دائرہ کار سے خارج کر دیا۔

یہی پابندی ریاست حیدرآباد کی مقننہ کے ذریعہ منظور کردہ مذکورہ حیدرآباد ایکٹ 1952 پر لاگو نہیں ہوتی ہے، جسے 22 جولائی، 1953 کو صدر جمہوریہ کی منظوری ملی ہے۔ ہندوستان کے آئین کے تحت متعلقہ قانون سازی کے اندراج کچھ مختلف ہیں۔ آئین کے ساتویں شیڈول میں فہرست سوم ہونے کی وجہ سے متفق فہرست میں اندراج نمبر 5 درج ذیل ہے:

" شادی اور طلاق؛ شیر خوار اور نابالغ بچے؛ گود لینے؛ وصیت، انسیت اور جانشینی؛ مشترکہ خاندان اور تقسیم؛ وہ تمام معاملات جن کے حوالے سے عدالتی کارروائی میں فریقین اس آئین کے آغاز سے فوراً پہلے ان کے ذاتی قانون کے تابع تھے۔"

اندراج 5 سے زرعی زمینوں کو خارج نہیں کیا گیا ہے جس میں وصیت، انسیت اور جانشینی کے ساتھ ساتھ مشترکہ خاندان اور تقسیم کا احاطہ کیا گیا ہے۔ اگرچہ متفق فہرست کے اندراج 6 سے مراد زرعی زمین کے علاوہ دیگر املاک کی منتقلی ہے، لیکن زراعت کے ساتھ ساتھ زرعی زمین کی منتقلی اور رد و بدل سمیت زمین کو ریاستی فہرست کے اندراج 14 اور 18 کے تحت رکھا گیا ہے۔ لہٰذا یہ بات بالکل واضح ہے کہ ریاست حیدرآباد کی مقننہ ایک ایسا قانون بنانے کی مجاز تھی جس میں زرعی زمین سمیت مشترکہ خاندانی جائیداد سے متعلق جانچ پڑتال اور جانشینی سے نمٹا گیا تھا۔ ریاست حیدرآباد میں نافذ کردہ ہندو خواتین کے حق ملکیت ایکٹ، 1937 کی زبان اصل ایکٹ کی طرح عام ہے۔ 'جائیداد' کے ساتھ ساتھ 'مشترکہ خاندانی جائیداد میں دلچسپی' کے الفاظ اتنے وسیع

ہیں کہ زرعی زمینوں کا بھی احاطہ کیا جاسکتا ہے۔ لہٰذا ریاست حیدرآباد کے ذریعہ نافذ کردہ ہندو خواتین کے حق ملکیت ایکٹ، 1937 کی تشریح پر یہ قانون زرعی زمینوں کا احاطہ کرتا ہے۔ جیسا کہ وفاقی عدالت نے مندرجہ بالا فیصلے میں نوٹ کیا ہے، ہندو خواتین کا جائیداد کا حق ایکٹ ایک اصلاحی ایکٹ ہے جس کا مقصد 1937 کے ایکٹ کے نفاذ سے پہلے ہندو قانون کے تحت وراثت کے بارے میں بیوہ کی مشکلات کو کم کرنا ہے۔ اور اس کی ایک فائدہ مند تشریح ملنی چاہیے۔ موجودہ سیاق وسباق میں فائدہ مند تشریح واضح طور پر لفظ 'جائیداد' کے تحت زرعی زمینوں کا احاطہ کرے گی۔ اس ایکٹ کو آرٹیکل 254(2) کے تحت صدر جمہوریہ کی منظوری بھی ملی ہے اور اس لئے یہ غالب رہے گا۔

تاہم، درخواست گزار ریاست حیدرآباد کی طرف سے منظور کردہ ایک قانون پر بھروسہ کرتے ہیں، یعنی حیدرآباد ہندو خواتین کے جائیداد کے حقوق (زرعی زمین تک توسیع) ایکٹ، 1954۔ مذکورہ ایکٹ کی دفعہ 2 میں کہا گیا ہے کہ ریاست حیدرآباد میں نافذ ہندو خواتین کے حقوق جائیداد ایکٹ میں 'جائیداد' کی اصطلاح میں زرعی زمین بھی شامل ہوگی۔ اس ایکٹ کو 15 اکتوبر 1954 کو صدر جمہوریہ کی منظوری ملی اور 22 اکتوبر 1954 کو ریاستی گزٹ میں شائع ہوا۔ عرضی میں کہا گیا تھا کہ حیدرآباد ہندو خواتین کا جائیداد کا حق (زرعی زمینوں تک توسیع) ایکٹ، 1954 کے نفاذ سے پہلے، 1952 میں نافذ ہندو خواتین کا جائیداد کا حق قانون زرعی زمین پر لاگو نہیں ہوگا۔ عدالت عالیہ نے اس دلیل کو صحیح طور پر منفی قرار دیا ہے۔ اس کے بعد کے ایکٹ کو اس انداز میں پہلے کے قانون کی دفعات کی تشریح کرنے کے لئے استعمال نہیں کیا جاسکتا ہے۔ پچھلے ایکٹ کی زبان اتنی وسیع ہے کہ زرعی زمین کا احاطہ بھی کیا جاسکتا ہے۔ پورے ہندو ویمن رائٹ ٹو پراپرٹی ایکٹ، 1937 میں ایسا کچھ بھی نہیں ہے جس سے یہ اشارہ ملتا ہو کہ یہ قانون زرعی زمین پر لاگو نہیں ہوتا ہے۔ لفظ 'جائیداد' ایک عام اصطلاح ہے جو زرعی زمین سمیت ہر قسم کی جائیداد کا احاطہ کرتی ہے۔ اس وقت کی مرکزی مقننہ کے ذریعے نافذ کیے گئے اصل ہندو خواتین کے جائیداد کے حق قانون، 1937 کی ایک محدود تشریح کی گئی تھی، جس کی پوری وجہ گورنمنٹ آف انڈیا ایکٹ، 1935 میں قانون سازی کے اندراج تھے، جس میں زرعی زمینوں پر مرکزی مقننہ کی قانون سازی کی اہلیت کو خارج کر دیا گیا تھا۔ ریاست حیدرآباد کی ریاستی مقننہ کے ذریعہ نافذ کردہ ہندو خواتین کے جائیداد کے حق کے قانون، 1937 کے سلسلے میں ایسا نہیں ہے۔ لہٰذا وفاقی عدالت کے فیصلے کا تناسب لاگو نہیں ہوگا۔ لہٰذا اس دلیل میں کوئی صداقت نہیں ہے کہ 1954 کے بعد کے ایکٹ نے ہندو خواتین کے جائیداد کے حق کے قانون، 1937 کے اطلاق کو محدود کر دیا، جسے پہلے حیدرآباد

ایکٹ 1952 کے ذریعے نافذ کیا گیا تھا۔ جیسا کہ عدالت عالیہ نے نشاندہی کی ہے، 1954 کا ایکٹ بہت زیادہ احتیاط کے ساتھ نافذ کیا گیا تھا، تاکہ اس بات کو یقینی بنایا جا سکے کہ زرعی زمینوں کو 1952 میں نافذ کیے گئے ہندو خواتین کے جائیداد کے حق کے قانون کے دائرہ کار سے باہر نہ سمجھا جائے۔ لہٰذا دوسرا قانون واضح ہے۔

عدالت عالیہ نے مذکورہ قانون کی تشریح کے سوال پر اس عدالت اور دیگر عدالتوں کے مختلف فیصلوں پر تفصیل سے غور کیا ہے۔ چونکہ ہم عدالت عالیہ کے ذریعہ حاصل کردہ استدلال اور نتیجے سے متفق ہیں، لہٰذا ہم عدالت عالیہ کے ذریعہ حوالہ دیئے گئے معاملوں کا دوبارہ جائزہ نہیں لے رہے ہیں۔ لہٰذا ہم عدالت عالیہ کی جانب سے پیش کردہ استدلال اور نتیجے کی توثیق کرتے ہیں اور اس اپیل کو خارج کرتے ہیں۔ تاہم، اخراجات کے بارے میں کوئی حکم نہیں ہوگا۔

ٹی این اے

اپیل خارج کر دی گئی۔

Meraj U Din Sofi
2024.10.09 17:19
I am the author of this
document